URDU TEXT BOOK
نظم
مولانا مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی
جو انہون نے اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی مین پڑھی
نظم
مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب
جو انہون نے قبل شروع اپنے لکچر کے اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی مین پڑھی
متعلق
اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی
مطبع احمدی علی گڑھ مین طبع ہوئی
۱۹۰۳ء

نظم

مولانا مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

متعلقہ اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

سنہ ۱۸۹۲ء

یہ خاک۔ آج جس پر ہین جمع اہل آرا	یہان ہو چکے کرشمے کیا کیا ہین آشکارا
اس باغ مین بہارین جو جو گذر چکی ہین	آنکھون کے روبرو ہے گویا سمان وہ سارا
کل جشن فتح تہا یہان ہر آج جشن شادی	ہر دم عروج پر ہے اسلام کا ستارا
بلبن کے آج مہمان خاقان ہین اور سلاطین	اصطخر ہے کہ دلی بلبن ہے یا کہ دارا
فیروز شہ کی ہے کل ٹھٹھے سے آمد آمد	دولہا بنا ہوا ہے تزئین سے شہر سارا
تغلق کا آج لشکر تیمور کے مقابل	پہر مدافعت سے ہے میدان مین صف آرا
مغلون کے اڑ رہے ہین کل جشن فتح و نصرت	تیمور سے زمانہ ہے برسر مدارا
آتا ہے آج بابر لودی پہ فتح پا کر	ہین شوق شاہ نو مین پیر و جوان خود آرا
کل سوریون مین ہر سو بجتے ہین شادیانے	مغلون کا آرہا ہے گردش مین کچھہ ستارا
ہے جشن فتح پہر آج چغتائیون مین برپا	اقبال نے ہے گویا مغلون سے قول ہارا

جس دہوم سے ہے گو کہ جشن جلوس اکبر ... ہے گرد اوس کے آگئے جشن قباد ودارا
شاہ جہان خوشی سے پہولا نہین سماتا ... تعمیر ہو چکے ہین شہر و فصیل و بارا
طیاری اس خوشی مین جشن عظیم کی ہے ... گویا کہ ہے جہان مین جشنِ سدہ[1] دوبارا
اطراف ہند سے ہین اعیان ملک آئے ... پاکر حضور شہ سے سب جشن کا اشارا
ارکان سلطنت ہین سب پای تخت حاضر ... بالای تخت طاؤس ہے شاہ جلوہ آرا

وہ جشن کرنے والے گو خاک مین نہان ہین
پر جشن اونکے ابتک سب زیب داستان ہین

اے خاکِ پاکِ دہلی اے تخت گاہ شاہان ... پیش نظر ہین تیرے سب اگلے ساز وسامان
ہنگامے اس زمین پر لاکھون ہین گرم ہو ہو ... پر کوئی جشن قومی آتا نہین نظر یہان
تقریب جشن جس مین ہو کچھ نہ جز اخوت ... ملکون سے جمع آکر جسمین ہوئے ہون اخوان
پائین و صدر کا ہو جس مین نہ کچھ تفاوت ... خرد و بزرگ کی ہو جسمین نشست یکسان
جن کو نہ ہو بلاوا حاکم کا اور نہ قدغن ... لایا ہو کھینچکر دل اون کو نہ حکم سلطان
خادم ہون جس قدر وہان مخدوم قوم کے ہون ... مخدوم جتنے ہون وہان سب قوم پر ہون قربان
خاطر کسی سے چاہے کوئی نہ وہان تواضع ... ہون خود ہی میزبان وہ اور خود ہی ہون وہ مہمان
ٹھہرائین جس کو چاہین وہ آپ میر مجلس ... چاہین جنھین بنائین وہ آپ میر سامان

[1] سدہ آگ کو کہتے ہین جشن سدہ وہ جشن ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ دنیا مین سب سے اول جمشید نے پتھرون سے آگ نکلنے کی خوشی مین بڑی دہوم دہام سے ایران مین کیا تہا ۱۲- منہ

آئے ہون اس غرض سے سب ملکے تاکہ سوچین
دنیا مین کسطرح ہون سرسبز پھر مسلمان

ہندوستان مین کیونکر باقی رہے نشانی
اوس قوم کی کہ تھا کل جن کے وہ زیر فرمان

نکلین تو کیونکہ نکلین ذلت سے وہ گھرانے
اعزاز سے لئے تھا پاندان جنکے بڑون سے پان

اون مدرسون کا کیونکر جاری رہے افاضہ
جنکے سبب سے زندہ نام حدیث وقرآن

جو مسجدین ہین بہر ذکر خدائے واحد
محفوظ حادثون سے کیونکر رہین انکے ارکان

جو کچھ ہے بھائیون کی تقدیر مین وہ سر پر
اپنی طرف سے لیکن ہے سعی فرض انسان

اے شہ نشین اسلام اے معدن سلاطین
اے پایۂ تخت سادات اے دار ملک مغلان

تو جشن گاہ شاہان ہر عہد مین رہا ہے
ایسا ہی جشن کوئی تجھ مین کبھی ہوا ہے؟

شاہون کے جشن تھے وہ یہ جشن قوم کا ہے
شوکت مین وہ بڑے تھے عظمت مین یہ بڑا ہے

دولت کے تھے وہ جلوے ملت کا ہے یہ نقشہ
کاغذ کی تھین وہ ناوین بیڑا یہ نوح کا ہے

بے روح تھے وہ قالب اسمین ہے روح بخشی
موج سراب تھے وہ یہ چشمۂ بقا ہے

میلے نہ وہ بچھڑتے روح اونمین گر یہ ہوتی
رہتا ہے آندہیون مین روشن یہ وہ دیا ہے

وہ دن گئے کہ نازان تھی قوم سلطنت پر
اب قوم کو خدا کا یا اپنا آسرا ہے

بس سلطنت یہی ہے مل بیٹھنا ہمارا
یہ چھت نہ سمجھو سر پر یہ سایۂ ہما ہے

گم گشتہ بخت جسکو پھرتے ہین ڈہونڈتے ہم
لگتا ہے کچھ تو اوس کا لگتا یہین پتا ہے

وہ مشکلین کرینگے اب حل ہمین تمہین کچھ
جن مشکلون کا ہم کو اور تم کو سامنا ہے

ہم مین اگر مخالف کچھ ہون اس انجمن کے / معذور ہین وہ اون سے شکوہ نہ کچھ گلا ہے

فوج کمک کو اکثر سمجھا ہے فوج دشمن / حملہ کمک پہ اپنی اپنون نے خود کیا ہے

نادم ہوئے ہین لیکن روشن ہوا ہے جب دن / انسان سے یہ ہمیشہ ہوتی رہی خطا ہے

قدر ایسی مجلسون کی مدت مین ہوگی ہمکو / اب تک ضرورتون نے مضطر نہین کیا ہے

ہوتی ہے قدر ان کی بنتی ہے جان پر جب / لاتے ہین تب یہ ناؤ مین جب بیڑا ڈوبتا ہے

گو سب جہاز والے خطرے سے بیخبر ہین / پر رنگ ناخدا کا کچھ فق سا ہو رہا ہے

آفات بحر سے ہین ناواقف آشنا سب
ہنستے ہین ناخدا پر روتا ہے ناخدا جب

گلشن مین فصل گل کے سب پتجھڑ کے نشان ہین / پر چین سے عنادل گلشن مین نغمہ خوان ہین

طاؤس و کبک خوش خوش گلشن مین ہر خیابان / اور بیٹھے ہاتھ ملتے گلچین و باغبان ہین

غفلت کی چھا رہی ہے کچھ قوم پر گھٹا سی / بیفکر و بیخبر ہین بوڑھے ہین یا جوان ہین

اتراتے ہین سلف پر اور آپ ناخلف ہین / رستہ کدہر ہے انکا اور جا رہے کہان ہین

فضل و کمال اونکے کچھ تم مین ہون تو جانین / گر یہ نہین تو بابا وہ سب کہانیان ہین

کھیتون کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہے گنگا / کچھ کر لو نوجوانو اوٹھتی جوانیان ہین

تمسے بنے تو تھامو عزت کو قوم کی کچھ / اپنے تو قافلے سب پا در رکاب یان ہین

اک خضر رہ نے رستہ سیدہا بتا دیا ہے / رستے پہ دیکہین چلتے اب کتنے کاروان ہین

خدمت مین اونکی **حالی** کہتا ہے یہ ادب سے / اسوقت رونق افزا ہیان جتنے مہربان ہین

دنیا مین گر ہے رہنا تو آپ کو سنبھالو
عرصہ ہوا کہ ہمکو آنکھین دکھا رہے ہین
جو اپنے ضعف کا کچھ کرتی نہین تدارک
گھڑیال اور مگر مچھ ہین اونکو نگلے جاتے
سنبھلو - وگرنہ رہنا یان اسطرح پڑیگا

ورنہ بگڑنے کے یان آثار سب عیان ہین
قدرت کے قاعدے جو دنیا پہ حکمران ہین
قومین وہ چند روزہ دنیا مین میہمان ہین
دریا مین مچھلیان جو کمزور و ناتوان ہین
بھیل اور گونڈ جیسے گمنام و بے نشان ہین

یہ غفلتین مبادا اب روز بد دکھائین
دنیا سے کچھ نشان ہین ڈر ہے کہ مٹ نہ جائین

تمام شد

نظم

مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

متعلقہ اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

۱۸۹۲ء

مسلمانون اگر تم مین ہے کچھ فکر رسا باقی
تو بول اوٹھو کہ ہے اسلام کے مٹنے مین کیا باقی

شجاعت تھی تو وہ ہم سے گئی گذری ہوئی بالکل
نہ اب وہ ملک گیری ہے نہ وہ حرب و غزا باقی

نہ ہمت ہے نہ جرأت ہے نہ چستی ہے نہ چالا کی
نہ خوے ہمت اوٹھانے کی نہ زور دست و پا باقی

ق

خدا جانے وہ کیسی سلطنت تھی کیا تھا کیونکر تھی
کہ تاریخی کتابون مین ہے جس کا تذکرہ باقی

یہ ٹوٹی پھوٹی ڈگنتی کی ریاست ہای اسلامی
جنھین روے زمین پر دیکھتے ہو جا بجا باقی

مگر اس سطوت کبریٰ کی چندی یادگاری ہین
مسافر جا چکا لیکن ہے اوس کا نقش پا باقی

عروس دہر زال زشت منظر ہو گئی ایسی
کہ جس مین دلربائی کی نہین کوئی ادا باقی

وہ بوٹا سا قد رعنا کہ عالم جس پہ مفتون تھا
خمیدہ ہوتے ہوتے رہ گئی پشت دوتا باقی

تغیر آ گیا نقش و نگار حسن مین یکسر
نہ وہ رنگ حنا قایم نہ چشم سرمہ سا باقی

ملا دی خاک مین پیری نے سب رونق جوانی کی
نہ رنگت مین ضیا باقی نہ چہرے پر صفا باقی

کہان کی قوم کیسی خیرخواہی کس کی ہمدردی ۔ کہ لوگون مین نہین ہے ابتو پاس اقربا باقی
کچھہ ایسی اجنبیت اِن دونون مین آپسمین ہی ۔ نہین گویا کہین کوئی کسی کا آشنا باقی
بٹھا رکھا ہے آزادی نے وہ سکہ کہ لوگون مین ۔ نہ قانون ادب نافذ نہ آئین حیا باقی
وہی طرزون مین ہے طرز پسندیدہ جو رہجائے ۔ بروے شیوۂ دع ما کدر خذ ما صفا باقی
ق
یہ معیار لیاقت ہے خدا شرمائے ہم سبکو ۔ کہین ہے بہی اگر علم و ہنر تھوڑا ذرا باقی
کہ دار العلم دہلی مین فضیلت اسکو کہتے ہین ۔ کہ میری طرح کے چند اورہین حرف آشنا باقی
ق
مسلمان ہین مگر صرف از برائے نام کہنے کو ۔ کہ جیسے ذات کا ہے امتیاز و تفرقہ باقی
وگرنہ دینداری بس حقیقت اوسکی اتنی ہی ۔ کہ ہم جیسے گنہگارون کا ہے یہ زہد ٹہکا باقی
یہ سارے کہیل ہین دنیا مین دولت کے تو لکے ۔ مرا بہتر ہے وہ جس کے نہین پلے لگا باقی
ہماری قوم کو افلاس نے اسطرح گہیرا ہے ۔ کہ فی صد ایک کچہہ خوش ہے تو محتاج و گدا باقی
ق
کسی کے کام آئین یا کسی کو نفع پہونچائین ۔ جو ہوتے آج کو ایسے نفوس اولیا باقی
تو کیون اکثر مسلمانون کیحالت یون بُری ہوتی ۔ کہ گہر مین سر چہپا بی سکے نہین ثابت ردا باقی
مسلمانون کو ایسا تنگ پکڑا ہے زمانہ نے ۔ نہ مرنے کی گنجایش نہ جلنے کی جگہہ باقی
اسی کو ہم بڑی دولت بڑی حشمت سمجہتے ہین ۔ کہ مسجد مین ابہی ہے بوریا ٹوٹا پہٹا باقی
لئے جاتے ہین ہم سب کو گہسیٹے قعر نکبت مین ۔ اب ایسے رہگئے ہین مولوی اور پیشوا باقی
پڑہاتے ہین سبق تحصیل حاصل نہر کا جبتک یان ۔ ہزارون سے نہین ہے ایک مین بیسر و غنا باقی
لڑے مرتے ہین اونی بات پر انجام جو کچہہ ہو ۔ مزاجون مین نہین برداشت کا مطلق پتا باقی

زمین و آسمان کو اپنا دشمن کر لیا لڑ کر | ہر اک کے ساتھ ہے کوئی نہ کوئی خرخشہ باقی

غرض دنیا و دین کے سب فضائل سے تہی ہو کر | رہا ہے ایک تعصب نامناسب نا روا باقی

وہ بیمار قریب مرگ ہے اسلام وا ویلا | حق | مسیحا کو نہیں ہے جسکی امید شفا باقی

مسیحا کون سر پر چارہ گر سب ہیں کنارہ پر | صد و سی سال اس کو اور کسو ای خدا باقی

بھلا ہے یا برا یہ جانے اور اسکا خدا جانے | مگر ہے کوئی اسکی شان کا اسکے سوا باقی

عقائد میں کسی کے دخل دینے کیطرف رہنا کیا | قیامت کو بھی رہنے دو ہے گر کوئی فیصلہ باقی

یہی اک فرد اکمل ہے کہ جسکو دیکھ کر جانا | ہماری ناؤ کا یارب ہے ابتک ناخدا باقی

جزاک اللہ خیرا قوم کی اصلاح حالت میں | دقیقہ ایک بھی تو نے نہیں رکھا اٹھا باقی

خدا نے تجھکو پہونچایا ہے اون اعلیٰ مراتب پر | فزوں تر جنسے اب کوئی نہیں ہے مرتبہ باقی

طریق مختصر پر گر ترے القاب یکجا ہوں | تو مشکل ہے کہ ابجد میں رہے ہے حرف ہجا باقی

مگر معلوم ہے تجھکو مسرت کچھ نہیں اسکی | کہ تو ہے درد مند قوم اور تیرا گلہ باقی

محال عقل ہے تجھکو ہو اس دنیائے فانی میں | سوائے قوم کوئی آرزو یا التجا باقی

نہ ہو بیدل اور اپنی سعی کئے جا صرف ہمت سے | کہ سب کے سر پہ اب تو ہی ہر اک بوٹا بڑا باقی

اگر انعام کی تجھکو توقع ہے تو یاد رکھ | خدا کے پاس ہے تیری جزا تیرا صلہ باقی

تجھے روئیگی سر پر ہاتھ رکھکے قوم بد قسمت | کہ اوس کو دیکھ لیگا جو کوئی جیتا رہا باقی

نہ ہو دین کارگر گر لاکھ تدبیریں تو کیا پروا | ابھی سب سے بڑی بیماری ہے تدبیر دعا باقی

تصور میں پکڑ کر اپنے نانا جان کا دامن | خدا سے عرض کر یا قاضی الحاجات یا باقی

تباہی چھا رہی ہے تیرے پیغمبر کی امت پر
بجز تیرے کرم کے اب نہین کچھ آسرا باقی

مسلمانون کو ہمت قرن اول کی عطا فرما
وقار عزت اسلام تا روز جزا باقی

ذرا ٹھہر ای طبیعت کس بلا کی تیزی آمد نے
کوئی حد بہی ہے اس باقی کی آخر تا کجا باقی

یہ جو کچھ سن چکے ہو اب تلک تمہید مطلب تھی
ابھی ہے نثر مین[1] کہنے کو اصل مدعا باقی

[1] پورا لکچر مولانا کا مطبع انصاری دہلی مین چھپ گیا ہے۔

تمت بالخیر